

مدیر کے نام

عقیل امین احمد لون، جہلم

محترم شاہنواز فاروقی نے 'اخوان المسلمون کی شان دار کامیابی' (جنوری ۲۰۰۶ء) میں جو کچھ لکھا ہے علامہ اقبال بھی بہت عرصہ قبل یہ لکھ چکے ہیں۔

رنگ گردوں کا ذرا دیکھ تو عتابی ہے

یہ نکلنے ہوئے سورج کی افق تابی ہے

علامہ اقبال نے مجھلایہ بات کہی تھی لیکن شاہنواز فاروقی نے اس بات کو کھول کر بیان کیا ہے کہ عراق میں امریکا کو ہزیمت سے دوچار کرنے والے کوئی تنخواہ دار بریگیڈیئر کرنل جنرل یا فیلڈ مارشل نہیں اور نہ کوئی بلتیر بند فوج ہے بلکہ صرف اور صرف چند افراد کی قوتِ ایرانی اس کے مد مقابل ہے۔ اور وہ بھی غیر منظم۔ اگر اسلام منظم ہو کر مد مقابل آجائے تو.....

احمد علی محمودی، بہاول پور

لیک اللہم لیک (جنوری ۲۰۰۶ء) قلب کی گہرائی سے نکلے ہوئے یہ کلمات بہت پڑا اثر اور ضیوف الرحمن کے لیے نادر تحفہ ہیں۔ اس سے بہتر جامع اور مدلل تشریح اس سے قبل نظر سے نہیں گزری۔ اسے بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ اس کا خوب صورت پہلو اس کا دعوتی رنگ ہے۔ تاہم 'تلبیہ میں ان الحمد والنعمة کے بعد لک والملك کو علیحدہ کر کے عنوان بنا دینے کے بجائے متصل ہی دینا مناسب تھا۔

عتیق الرحمن صدیقی، ہری پور

'قربانی اور فلسفہ قربانی' (جنوری ۲۰۰۶ء) ایک خوب صورت اور دل کش تحریر ہے۔ سید مودودی نے تسلیم و رضا اور فدویت کے فلسفے کو ایسے کیف زا اسلوب میں پیش کیا ہے کہ بار بار مطالعے کو جی چاہتا ہے۔ اسلام کی اصل روح یہی ہے کہ بندہ مومن اپنی تمام محبتوں کو حق کی محبت پر قربان کرنے کے لیے آمادہ رہے۔ آیت الکرسی کا مطالعہ اچھی کاوش ہے مگر اس کی براہ راست تشریح و توضیح بھی مقصود تھی جس سے صرف نظر کیا گیا ہے۔ کشمیر واقعی خطرناک سیاسی زلزلوں کی زد میں ہے۔ 'پیران پارسا' اسے جھکوں پہ جھکے دیے چلے جا رہے ہیں۔ پروفیسر خورشید احمد کا تجزیہ اور نقد یقیناً فکر افزہ ہے اور چراغِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔